بسم الله الرحمن الرحيم

هل يستوي الذين يعلمون والذين لا يعلمون

صدق الله العظيم

قُلْ هَلْ يَسْتَوِی الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

ترجمہ: آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ کیا علم والے اور بے علم برابر ہو سکتے ہیں؟ (القرآن)

# فہرست


| | | |
|---|---|---|
| 1 | حرفِ آغاز | 5 |
| 2 | بورڈ آف گورنرز | 7 |
| 3 | شرعی ایڈوائزرز و مجلسِ مشاورت | 7 |
| 4 | تنظیمِ سکول | 8 |
| 5 | تدریسی عملہ | 9 |
| 6 | ام القریٰ کے اہداف | 10 |
| 7 | تعلیمی شعبہ جات | 10 |
| 8 | تعلیمی سال و امتحانات | 16 |
| 9 | قواعد و ضوابط | 19 |
| 10 | داخلے کی ترتیب و شرائط | 25 |

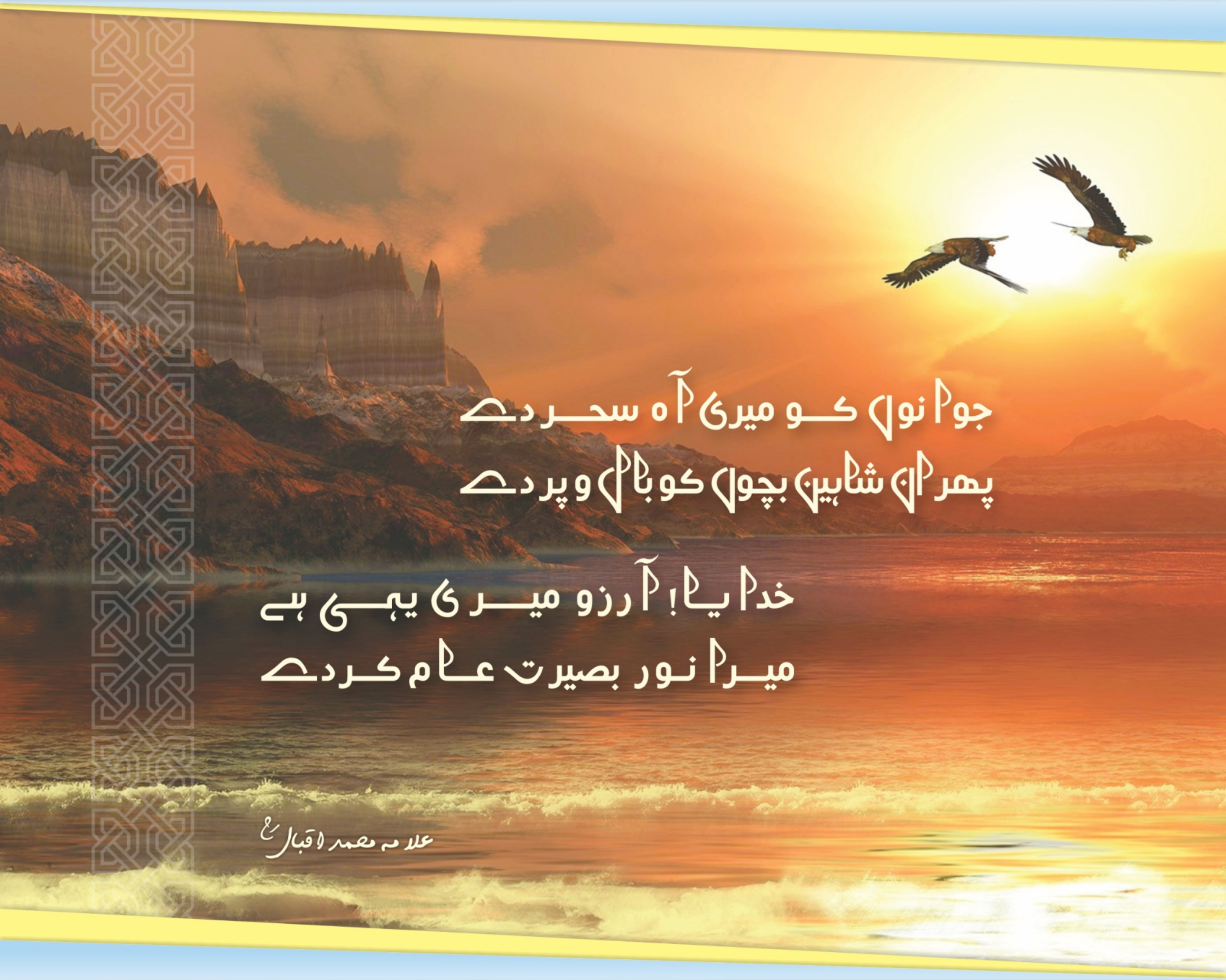
جوانوں کو میری آہ سحر دے
پھر ان شاہین بچوں کو بال و پر دے
خدایا! آرزو میری یہی ہے
میرا نور بصیرت عام کر دے
علامہ محمد اقبالؒ

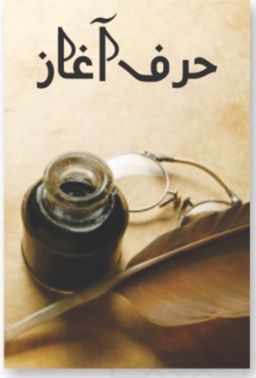


السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

**محترم والدین!** اللہ رب العزت کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت نیک اور صالح اولاد ہے۔ اس نعمت کا شکر یہ ہے کہ ہم اپنی اولاد کی ایسی تعلیم وتربیت کریں جس سے دنیا میں بہتر اور مفید انسان بن کر عافیت والی زندگی گزارنے کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی اپنے اور والدین کی سرخروئی کا باعث اور صدقۂ جاریہ بن سکیں یہ ذمہ داری ایک اہم فریضہ کی حیثیت رکھتی ہے اور ان کی تعلیم وتربیت پر جان مال اور وقت کے لگانے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اس مقصد کا حصول اسی وقت ممکن ہے جب ہم اپنے بچوں کیلئے ایسے تعلیمی اداروں کا انتخاب کریں جہاں دنیوی فنون کے ساتھ ساتھ لازمی ضروریات دین کی تعلیم بھی دی جاتی ہو۔ بدقسمتی سے ایسے تعلیمی اداروں کے فقدان کی وجہ سے باشعور والدین فکرمند رہتے ہیں کہ اگر انہیں عصری تعلیمی اداروں میں بھیجیں تو دینی تعلیم وتربیت اور اگر خالصتاً دینی تعلیمی اداروں میں بھیجیں تو عصری علوم وفنون سے محروم رہ جاتے ہیں۔

**لارڈ میکاولے** نے 2 فروری 1835ء میں برطانیہ کی پارلیمنٹ سے خطاب کے دوران برِصغیر کے مسلمانوں کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا کہ میں ہندوستان کے طول وعرض میں گھوما پھرا ہوں میں نے ایک بھی شخص ایسا نہیں دیکھا جو کہ فقیر یا چور ہو یہ سرمایہ مجھے اسی ملک میں ہی نظر آیا۔ ایسے بلند کردار اور فہم وفراست کے مالک افراد کی موجودگی میں ہم اس ملک کو فتح نہیں کرسکتے جب تک ہم اس قوم کی کمر نہ توڑ دیں جو کہ اس کا روحانی اور تہذیبی ورثہ ہے۔ اس لیے میری یہ تجویز ہے کہ اس قوم کے قدیم تعلیمی نظام اور تمدن کو تبدیل کردیا جائے کیونکہ اگر ہندوستانی یہ محسوس کریں گے کہ جو کچھ غیر ملکیوں اور انگریزوں کے پاس ہے وہ ان کے نظامِ تعلیم اور ثقافت سے بہتر ہے تو وہ اپنے تمدن وثقافت پر فخر کرنا چھوڑ دیں گے اور وہ ویسے ہی بن جائیں گے جیسا کہ ہم چاہتے ہیں یعنی **''حقیقی معنوں میں غلام قوم''**۔ لارڈ میکاولے کی تجویز پر عمل کرتے ہوئے انگریزوں نے مسلمانوں کے نظامِ تعلیم کو یکسر نظر انداز کر کے اپنا نظام تعلیم رائج کیا جس سے علوم اسلامیہ کو بے دخل کر دیا گیا۔

**بقول جسٹس مفتی تقی عثمانی صاحب** ''مسلمانوں کے صدیوں پرانے نظامِ تعلیم پر غور کیا جائے تو اس میں مدرسے اور سکول کی کوئی تفریق نہیں ملے گی۔ وہاں شروع سے لے کر اور انگریز کے زمانے تک مسلسل یہ صورتحال رہی کہ مدارس یا جامعات میں بیک وقت دونوں تعلیمیں دینی اور عصری تعلیم دی جاتی تھیں۔ صورتحال یہ تھی کہ شریعت نے جو بات مقرر کی کہ عالم بننا ہر ایک آدمی کیلئے فرضِ عین نہیں، بلکہ فرضِ کفایہ ہے۔ یعنی ضرورت کے مطابق کسی بستی یا کسی ملک میں علماء پیدا ہوجائیں تو باقی

سب لوگوں کی طرف سے وہ فریضہ ادا ہو جاتا ہے، لیکن دین کی بنیادی معلومات حاصل کرنا فرضِ عین ہے، یہ ہر انسان کے ذمہ فرض ہے۔ ان مدارس کا نظام یہ تھا کہ ان میں فرضِ عین کی تعلیم بلا امتیاز ہر شخص کو دی جاتی تھی، ہر شخص اس کو حاصل کرتا تھا، جو مسلمان ہوتا تھا۔ البتہ جس کو علمِ دین میں اختصاص حاصل کرنا ہو، اس کیلئے الگ مواقع تھے۔ جو کسی عصری علم میں اختصاص حاصل کرنا چاہتا تھا، اس کیلئے مواقع الگ تھے۔'' دینی تعلیم اور دنیوی تعلیم میں تضاد ایسے وقت ہوا جب برصغیر پر انگریزی استعماریت کا تسلط مضبوط ہو گیا اور یہ باور کرانے کی کوشش کی گئی کہ مذہب ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ جبکہ اسلامی تعلیمات جدید ترقی کی راہ میں معاون ہیں نہ کہ رکاوٹ۔ جس کا ثبوت مسلم سلطنت میں محمد بن موسیٰ الخوارزمی، عمر خیام، نصیر الدین طوسی جیسے ریاضی دان، خالد بن یزید، جابر بن حیان جیسے کیمیادان، فارابی جیسے ماہر طبعیات شخصیات ہیں جو دنیا میں ان علوم وفنون کی بنیاد ہیں۔

پاکستان ایک اسلامی اور نظریاتی مملکت ہے اور ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور جامع نظام زندگی ہے اور اس کا اپنا منفرد عدالتی، معاشی واقتصادی، معاشرتی اور سیاسی نظام ہے۔ ہماری فلاح وکامیابی اور ہمارے ملک کی ترقی وخوشحالی اسی نظام زندگی پر عمل کرنے میں ہے۔ ہم تقریباً دوسو سال غیر مسلموں کے زیر تسلط رہے ہیں جس کی بناء پر ہم ہر شعبہ زندگی میں ان سے متاثر ہوئے ہیں۔ صد افسوس کہ سات دہائیوں کے گزرنے کے باوجود بھی ہمارے ملک کا تعلیمی نظام قیام پاکستان کے اغراض ومقاصد کے مطابق نہ ڈھل سکا جس کا اثر ہمارے نظام تعلیم سے فارغ التحصیل افراد میں واضح نظر آتا ہے جس کا نقصان ہماری سیاست، ہمارے ریاستی اداروں اور عوام میں نمایاں ہے، کرپشن، ذاتی مفاد، اقرباء پروری اور بددیانتی ہمارے کلچر کا حصہ بن چکے ہیں جس نے ملک وقوم کو تباہی کے دھانے پر لا کر کھڑا کر دیا ہے۔ اس لیے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہمارا نظام تعلیم ایسا ہو جس سے فارغ التحصیل نسل مذکورہ بالا عیوب سے پاک ہوں قیام پاکستان کے ثمرات کو پا سکے اور ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکے۔ اس لیے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ عصری تعلیم کے ساتھ ہم اپنی نوجوان نسل کو صحیح اسلامی تعلیمات سے بھی روشناس کرائیں اور ان کی تعلیم وتربیت کی طرف اس انداز سے توجہ دیں کہ وہ اچھے پاکستانی، بہترین ایماندار ڈاکٹر، انجینئر، سائنسدان، فوجی وغیرہ کے ساتھ دین کے سچے داعی اور نظریہ پاکستان کے پرخلوص خادم بن سکیں۔

**ام القریٰ انٹرنیشنل سکول** اسی سلسلے کی ایک کاوش ہے تاکہ والدین کو اپنے بچوں کی دینی ودنیوی تعلیم وتربیت کیلئے مناسب ماحول میسر آسکے۔ الحمدللہ تعلیم وتربیت کے اس میدان میں ام القریٰ نے ایبٹ آباد بورڈ اور وفاق المدارس کے امتحانات میں ہمیشہ نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کوشش کو ملک وملّت کیلئے مفید بناتے ہوئے ہمارے لیے ذخیرۂ آخرت بنائیں۔ (آمین)

فقط بندہ جاوید خان ہزاروی و رفقاء ام القریٰ انٹرنیشنل سکول

## بورڈ آف گورنرز

ایگزیکٹیو ڈائریکٹر: جناب جاوید خان ہزاروی

مینجنگ ڈائریکٹر: جناب محمد سعد جاوید

پرنسپل: لیفٹیننٹ کرنل (ر) عبدالعزیز

ایڈمن آفیسر: جناب محمد نیئر ضیاء

اکاؤنٹس مینجر: جناب محمد ضیاء الدین ضیاء

## شرعی ایڈوائزرز

شیخ الحدیث مولانا محمد نذیر صاحب

مفتی محمد ناصر جدون صاحب

## مجلسِ مشاورت

ڈاکٹر مفتی عثمان ایوب صاحب (پی ایچ ڈی) — پروفیسر کامسیٹس یونیورسٹی

احمد شکیل صاحب — پرنسپل لاس اینجلس سکول امریکہ

ڈاکٹر نوید جان صاحب (پی ایچ ڈی) — پروفیسر کامسیٹس یونیورسٹی

طاہر جلیل الرحمٰن خان — سی.ای.او سیڈرس گروپ پرائیویٹ لمیٹڈ

# انتظامیہ ام القریٰ انٹرنیشنل سکول و کالج

ام القریٰ انٹرنیشنل سکول کا سلسلہ مناصب و مراتب مندرجہ ذیل ہے:

- ایگزیکٹیو ڈائریکٹر
  - مینجنگ ڈائریکٹر
    - پرنسپل
      - تعلیمی شعبہ
        - عصری تعلیم
          - کوآرڈینیٹر
            - بوائز ونگ
            - گرلز ونگ
        - دینی تعلیم
          - ناظم شعبہ دینی تعلیم
            - بنیادی دینی تعلیم
            - شعبۂ حفظ
      - انتظامی شعبہ
        - ایڈمن آفیسر
          - انتظامی حصہ
          - حصہ شماریات (اکاؤنٹس)

# تدریسی عملہ کے کوائف

ادارے کی انتظامیہ اس بات کی بھرپور کوشش کرتی ہے کہ تدریسی عملہ تعلیم یافتہ مخلص اور پیشہ ورانہ اہلیت کا حامل ہو ان کا مطمح نظر طلباء کی مکمل فلاح و بہبود، ان کے کردار کی تعمیر اور ان کی تعلیمی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا ہو اس مقصد کیلئے اس بات کی کوشش کی جاتی ہے کہ ہر مضمون کیلئے اسی سے متعلق کم از کم ماسٹر ڈگری رکھنے والے استاد کو تعینات کیا جائے تا کہ وہ اپنا مضمون اچھے طریقے سے پڑھا سکے۔ اسی طرح اساتذہ کو پوری جانفشانی سے اپنے اسباق کی پہلے سے منصوبہ بندی کرنے کا پابند بنایا جاتا ہے ہر استاد کیلئے اپنے پلینر رجسٹر کو تیار رکھنا ضروری ہوتا ہے جس میں روزانہ، ہفتہ واری، ماہانہ اور سالانہ بنیاد پر نصاب کی منصوبہ بندی ضروری ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جدید ترین تعلیمی تکنیک استعمال کرنے اور اپنے آپ میں اور طلباء میں اعلیٰ اخلاقی اقدار پیدا کرنے کیلئے مسلسل کوشاں رہنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ انہیں اس بات کا پابند بنایا جاتا ہے کہ وہ کسی بھی غیر قانونی و آئینی اور غیر اخلاقی اقدام سے اجتناب کریں گے۔

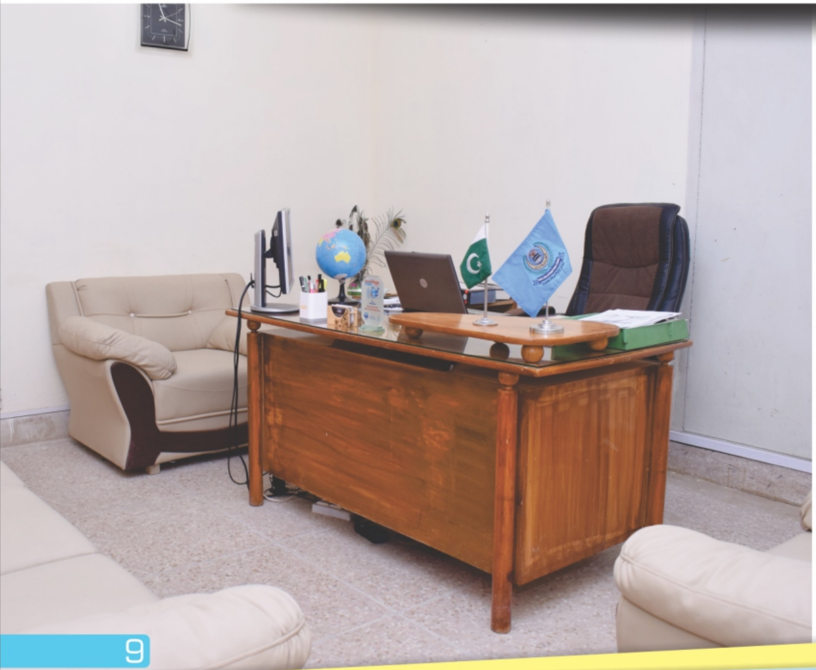

# ام القریٰ انٹرنیشنل سکول و کالج کے اہداف

ادارہ کوشاں ہے کہ ام القریٰ انٹرنیشنل سکول میں طلبہ و طالبات عصری تعلیم کو بہترین طور پر حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ان امور کے حصول کیلئے کوشاں رہیں۔

۱ طلبہ اپنے دنیا میں آنے کے مقصد کو سمجھتے ہوں۔ اپنے مسلمان ہونے پر فخر ہو۔ دین کی بنیادی تعلیمات یعنی عقائد، عبادات، معاشرت اور معاملات کا علم رکھتے ہوں۔

۲ بچوں میں اخلاقی جرأت کے ساتھ ساتھ درست اور غلط کی تمیز پیدا ہو سکے۔

۳ بچوں میں خود اعتمادی اور آگے بڑھنے کی صلاحیت ہو۔

۴ لکھنے، پڑھنے، بولنے اور سمجھنے کی صلاحیتوں سے لیس ہوں اور اپنے معاشرے کے کسی بھی شعبے یا ادارے میں ملک و ملّت کیلئے بہترین خدمات سرانجام دے سکیں۔

## تعلیمی شعبہ جات

### 1 پری سکول سسٹم

اسے تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جو کہ تین سال میں مکمل ہوتا ہے۔

۱ Play Group ۲ KG-I ۳ KG-II

پری سکول سسٹم میں بچے کی تعلیمی و اخلاقی بنیاد پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے تا کہ بچوں کی لکھنے، پڑھنے، بولنے اور سمجھنے کی صلاحیتیں نکھر سکیں اور وہ اسلامی آداب و اخلاق سے روشناس ہو سکیں۔

| | |
|---|---|
| Play Group | اس میں تین سے چار سال کی عمر کے بچوں کو لیا جاتا ہے۔ |
| KG-I | اس میں چار سے پانچ سال کی عمر کے بچوں کو لیا جاتا ہے۔ |
| KG-II | اس میں پانچ سے چھ سال کی عمر کے بچوں کو لیا جاتا ہے۔ |

### 2 پرائمری سکول سسٹم

کلاس 1 سے 5 تک سکول میں پڑھائے جانے والے مضامین کا غیر ضروری بار نسبتاً کم کر کے ریڈنگ، رائٹنگ (خوشخطی)، سپیکنگ اور سمجھ بوجھ کی صلاحیتوں پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے۔

**3 مڈل لیول** سائنس، حساب، انگریزی اور اردو کے اہم اسباق کے علاوہ نہم جماعت کا کچھ حصہ بھی آٹھویں جماعت میں پڑھایا جاتا ہے۔

**4 میٹرک لیول** چونکہ ادارے کا الحاق ایبٹ آباد بورڈ سے ہے لہٰذا نہم اور دہم میں کے پی کے ٹیکسٹ بک بورڈ کی طرف سے دیے گئے سلیبس کو پڑھایا جاتا ہے۔

**5 میٹرک برائے حفاظ** جن حفاظِ کرام کا حفظ مکمل کرنے میں تاخیر ہو جاتی ہے ان کے وقت کی کمی کو پورا کرنے کیلئے مختصر دورانیہ میں میٹرک تک تعلیم کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

**6 کالج** انشاءاللہ امسال کالج کی کلاسز کا بھی باقاعدہ آغاز ہوگا۔

**7 شعبہ حفظ القرآن** جو بچے سکول کے ساتھ حفظ القرآن کی سعادت حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کیلئے حفظ القرآن کا انتظام کیا گیا ہے۔

**کمپیوٹر کی تعلیم** جدید دور کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے طلباء کیلئے کمپیوٹر کی تعلیم کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ کمپیوٹر لیب کی سہولت موجود ہے۔

## تعلیمی وتربیتی پیریڈ

ایک مسلمان کیلئے انتہائی ضروری ہے کہ وہ اپنی چوبیس گھنٹے کی زندگی اللہ تعالیٰ کے اوامر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مطابق گزارے۔اس کی نشست برخاست، چلنا پھرنا، کھانا پینا، بات چیت، اخلاق معاملات، عبادات غرضیکہ زندگی کا کوئی بھی شعبہ ہو یا کوئی بھی عملی یا نظریاتی قدم شریعت کے دائرے سے باہر نہ ہو۔اس کیلئے ایک ایسے تعلیمی وتربیتی نصاب کا ہونا ناگزیر ہے جو بچوں کو فکری ونظریاتی اعتبار سے مضبوط بنائے تاکہ وہ موجودہ دور کی گمراہیوں سے بچ سکیں اور زندگی کے ہر عملی شعبے میں قدم اٹھانے کے بارے میں مکمل دینی راہنمائی فراہم کر سکے۔لہٰذا اس مقصد کے حصول کیلئے مستقل تربیتی پیریڈ مقرر کیا گیا ہے جو کہ ام القریٰ انٹرنیشنل سکول کا خاصہ ہے تاکہ اس وقت میں اساتذہ یکسوئی سے طلباء کی دینی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دے سکیں۔تربیتی پیریڈ کیلئے ایک مستقل نصاب مرتب کیا گیا ہے بچوں کو روزانہ ان موضوعات سے متعلق لیکچر دیا جاتا ہے جس کا نقشہ درج ذیل ہے:

١ ایمانیات: ایمانِ مفصّل اور دیگر لازمی عقائد کی تعلیم

٢ عبادات: فرائضِ خمسہ یعنی نماز، روزہ وغیرہ کے الفاظ، تراجم مکمل مسائل

٣ طہارت: وضو، غسل وغیرہ کے مسائل

٤ موقع محل کی مسنون دعائیں:

٥ اخلاقیات: اخلاقِ حمیدہ (صبر، شکر، قناعت وغیرہ) اخلاقِ رزیلہ (جھوٹ، حسد، غیبت وغیرہ)

٦ معاشرت: والدین کے حقوق، رشتہ داروں کے حقوق، کھانے کے آداب، سونے کے آداب، سلام کے آداب وغیرہ

٧ معاملات: خرید وفروخت کے بنیادی مسائل، قرض کا لین دین، چیز مستعار لینا، امانت رکھوانا وغیرہ

٨ سیرت النبی ﷺ: پیدائش سے لے کر وصال تک کے حالاتِ زندگی

٩ متفرقات: جدید دور کے مسائل، فتنے اور ان سے بچاؤ کا طریقہ

## قرآنی ناظرے کی تعلیم

(خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے)

ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ قرآن حکیم ہی اللہ رب العزت کا نازل کردہ وہ نظام زندگی ہے جس کی تلاوت کرنا، اس کو سمجھنا اور اس کا فہم حاصل کر کے عملی زندگی کی تمام گوشوں کو قرآن کے اصولوں اور احکامات کے مطابق ڈھالنا ہی دونوں جہانوں میں کامیابی اور ہر مشکل سے نجات کا ذریعہ ہے۔اللہ رب العزت نے انسان کو علم کے حصول کیلئے تین ذرائع حواس خمسہ، عقل اور وحی (قرآن وسنت) عطا کیے ہیں۔

حواس خمسہ اور عقل علم کے حصول کا بڑا ذریعہ تو ضرور ہیں مگر ان کا دائرہ کار محدود ہے اگر ان کے ساتھ وحی الٰہی (قرآن وسنت) کی راہنمائی حاصل نہ کی جائے تو انسان یقینی طور پر گمراہ ہو جائے گا اور در بدر ٹھوکریں کھاتا رہے گا۔ مگر افسوس کہ یہ بات جس قدر اہمیت کی حامل تھی اسی قدر اس کا فقدان ہمارے تعلیمی اداروں اور معاشرے میں نظر آتا ہے جس کے نقصانات واضح ہیں۔ قرآنی علوم میں تجوید کے ساتھ تلاوت کا سیکھنا سب سے اوّلین اور بنیادی چیز ہے۔ لہٰذا ان تمام حقائق کے پیشِ نظر ادارے کی جانب سے بچوں کے ناظرہ کی تعلیم کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے اور ادارے کے ہر بچے کیلئے درست انداز میں تجویدی قواعد کا لحاظ رکھتے ہوئے تلاوت قرآن کی اہلیت حاصل کرنا لازم ہے۔

## ناظرے کا نصاب

- جو بچے پلے گروپ میں داخلہ لیں گے ان کا نصاب درج ذیل ہوگا:

۱ قاعدہ: قاعدہ مکمل کرنے کی عمر تقریباً 5 سے 6 سال ہے جس میں روزانہ ایک گھنٹہ قاعدہ پڑھایا جائے گا۔

۲ ناظرہ:

- (عمَّ) تیسواں پارہ 6 سے 7 سال کی عمر یعنی کلاس 1st میں مکمل کرنے کی کوشش کی جائے گی، اس کے ساتھ کم از کم دس سورتیں مع تجوید یاد کروائی جائیں گی۔
- 2nd کلاس میں کم از کم تین پارے پڑھائے جائیں گے۔
- 3rd کلاس میں 6 پارے پڑھائے جائیں گے۔
- 4th کلاس میں دس پارے پڑھائے جائیں گے۔
- 5th کلاس میں آخری دس پارے پڑھا کر قرآن مکمل کروا دیا جائے گا (انشاءاللہ)۔
- 6th کلاس: (عمَّ) تیسواں پارے کا آخری پاؤ یاد کروایا جائے گا۔
- 7th کلاس: سورۃ یٰس، سورۃ ملک یاد کروائی جائے گی۔
- 8th کلاس: پاؤ پارہ اور قرآن جو نماز میں پڑھنا ہے اس کا ترجمہ بھی انشاءاللہ یاد کروایا جائے گا۔

- جو بچے بڑی کلاس میں داخلہ لیں گے ان کیلئے بھی ناظرے کی ترتیب بنائی جائے گی اور ان کیلئے بھی ناظرہ درست کرنا لازم ہوگا۔

# شعبۂ حفظ سے متعلق معلومات

الحمدللہ! ام القریٰ انٹرنیشنل سکول نے ابتدأً ہی شعبۂ حفظ وناظرہ کی بنیاد رکھ دی تھی تاکہ ہمارے بچے عصری تعلیم کے ساتھ حفظ القرآن جیسی عظیم دولت سے مالا مال ہوکر اپنے اور اپنے والدین کیلئے دنیا وآخرت کی عظیم کامیابیاں حاصل کرسکیں۔ ادارہ فقط ان بچوں کو شعبۂ حفظ میں داخلہ دیتا ہے جو کہ حفظ کے خواہشمند ہونے کے ساتھ ساتھ ذی استعداد بھی ہوں۔ حفظ کے شعبے میں داخلہ سیکنڈ کلاس سے دیا جاتا ہے۔ اگر بچہ سکول اور حفظ کی تعلیم بیک وقت جاری نہ رکھ سکے تو والدین کے مشورے سے کسی ایک شعبے کو چھڑوا دیا جاتا ہے۔

حفظ کا نصاب:

۱ سیکنڈ کلاس میں حفظ کا بچہ نورانی قاعدہ اور ایک سے دو پارے ناظرہ قرآن پڑھے گا، بشرطیکہ پہلے سے ناظرہ پڑھا ہوا نہ ہو۔

۲ تیسری کلاس سے جب بچہ حفظ شروع کرے گا تو پہلے سال میں پانچ پارے حفظ کرے گا۔ جس کی ترتیب یہ ہوگی: شروع کے دو پاروں میں ڈھائی ڈھائی ماہ لگیں گے اس کے بعد تین پاروں میں دو دو ماہ لگیں گے ایک ماہ جو بچے گا یہ 11 ماہ کی کمی بیشی کو پورا کرے گا۔

۳ دوسرے سال بچہ 7 پارے حفظ کرے گا جس کی ترتیب یوں ہوگی کہ پہلا پارہ دو ماہ میں، دوسرا پارہ ایک ماہ 25 دن میں، تیسرا پارہ ایک ماہ 20 دن میں مکمل کرے گا، اس کے بعد چار پارے ڈیڑھ ڈیڑھ ماہ میں مکمل کرے گا۔ آخر میں جب پندرہ دن بچ جائیں گے تو مختلف وجوہ کی وجہ سے سبق بند رہے گا۔

۴ تیسرے سال میں 8 پارے مکمل کرے گا، ان میں ہر پارہ ڈیڑھ ڈیڑھ ماہ میں مکمل کرے گا، بوجوہ وقت کم یا زیادہ لگ سکتا ہے۔

۵ آخری اور چوتھے سال آخر کے دس پارے مکمل کرے گا فی پارہ بیس سے پچیس دن میں کرے گا یوں سات سے آٹھ ماہ میں قرآن پاک مکمل ہو جائے گا۔ باقی جو ماہ بچیں گے اس میں دہرائی ہوگی اور وفاق کا امتحان ہوگا۔

✓ سکول کے ساتھ ایک متوسط اور محنتی طالبعلم اس عرصے میں اگر غیر حاضر نہ ہو تو آرام سے مکمل قرآن پاک حفظ کر سکتا ہے۔

**والدین کیلئے ضابطہ** روزانہ جو سبق حفظ کے طالبعلم کو سکول سے ملے گا اس کو پختہ یاد کروانے کے والدین ذمہ دار ہوں گے نیا سبق یاد کرنے کا بہترین وقت مغرب تا عشاء ہے اور فجر کے بعد مزید آدھا گھنٹہ اس کی دہرائی ہے۔ اسی طرح بچے کی حفظ ڈائری کو روزانہ ملاحظہ کرنا اور اس پر دستخط کرنا بھی والدین کی ذمہ داری میں شامل

ہے۔اگر والدین اس نظام الاوقات کی پابندی نہیں کریں گے تو بچہ مذکورہ بالا شیڈول کو نہیں پا سکے گا۔ یہ نصاب متوسط طلبہ کو سامنے رکھ کر مرتب کیا گیا ہے البتہ اگر بچہ ذہین اور محنتی ہو تو اس سے کم وقت میں بھی قرآن مکمل کر سکتا ہے جیسا کہ الحمدللہ! بعض بچوں نے ایک سال کے اندر حفظ القرآن کو مکمل کیا ہے۔

**امتحان کی ترتیب:** شعبۂ حفظ میں ہر ماہ ٹیسٹ لے کر اس کی رپورٹ والدین کو ارسال کی جاتی ہے اسی طرح جو بچے حفظ القرآن مکمل کر لیتے ہیں انہیں وفاق المدارس بورڈ کا امتحان دلوایا جاتا ہے۔ ماہانہ ٹیسٹ اور وفاق المدارس کے امتحان میں شرکت ہر طالبعلم کیلئے ضروری ہے۔

# تعلیمی سال اور امتحانات کی ترتیب

- تعلیمی سال مارچ تا دسمبر ہوگا جس کی تفصیل یہ ہے:
- دورانِ سال بچوں سے دو امتحان لیے جاتے ہیں یعنی فرسٹ ٹرم اور فائنل امتحان اور باقی مہینوں میں ماہانہ ٹیسٹ کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔
- اصولاً ہر طالبعلم کو تمام جائزوں اور امتحانات میں شریک ہونا لازمی ہے۔ امتحانات کے مقرر کردہ نظام الاوقات کے دوران غیر حاضری یا رخصت کی صورت میں کسی بھی طالبعلم کو دوبارہ جائزہ یا امتحان دینے کی اجازت نہیں ہوگی۔
- امتحانات میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے ۱۰۰ میں سے ۴۰ نمبر لینے ضروری ہیں۔
- جماعت نہم اور دہم کے طلباء کو بورڈ سے قبل کے امتحانات میں ہر مضمون میں کم از کم ۶۰ فیصد نمبر حاصل کرنے ضروری ہیں۔
- جماعت نہم اور دہم کے صرف ان طلباء کو بورڈ کے امتحان میں بیٹھنے کی اجازت ہوگی جو Detention کے امتحانات پاس کرلیں گے، اس سلسلے میں کسی قسم کی رعایت نہیں کی جائے گی۔
- تمام جائزوں کے رزلٹ فقط والدین یا سرپرستوں کو دیے جائیں گے۔
- موسم سرما کی تعطیلات: جنوری فروری (ایبٹ آباد بورڈ کے مطابق)

# ہم نصابی سرگرمیاں

- سیاحتی، تفریحی و تعلیمی دورے
- اردو انگریزی تقریری مقابلہ
- قرأت و نعت کا مقابلہ
- کھیلوں کا مقابلہ
- تخلیقی تحریری مقابلہ
- کوئز کمپٹیشن
- یومِ والدین، حفاظ دستار بندی، حافظات چادر پوشی اور دیگر پروگراموں میں حصّہ لینا

- ان سرگرمیوں میں حصّہ لینا بھی بچوں کیلئے ضروری ہوگا وگرنہ اسے بچے کی کمزوری تصور کرکے بازپُرس کی جائے گی۔

## انعامات

- یہ بات تحقیق شدہ ہے کہ بچوں کو بلا وجہ ڈانٹ ڈپٹ اور سزا اصلاح کی بجائے مزید بگاڑ کا سبب بنتی ہے لٰہذا ادارہ بچوں کی اصلاح اوران کی کارکردگی کو بہتر بنانے کیلئے ترغیب اورانعامات کے نظریہ کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔
- اچھی کارکردگی دکھانے والے طلبہ کو اسناد، ٹرافیز، میڈلز اور مختلف قسم کے انعامات کے ذریعہ پذیرائی کی جاتی ہے جوکہ سالانہ تقریب، کلاس رومز، صبح کی اسمبلی اور سالانہ تقریبات جیسے مواقع پر دیے جاتے ہیں۔

## کتابیں اور کاپیاں

- سکول کی کتابیں اور کاپیاں کینٹین پر دستیاب ہیں۔
- ہوم ورک ڈائری اور شعبۂ حفظ ڈائری کا سکول کی کینٹین سے خریدنا لازمی ہے۔

## کینٹین

- ادارے میں کینٹین کا انتظام کیا گیا ہے جہاں حفظانِ صحت کے اصولوں کے مطابق بچوں کے کھانے پینے کی چیزوں کا اہتمام کیا گیا ہے البتہ ادارہ گھر پر تیار شدہ لنچ کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔
- اس کے ساتھ ساتھ سلیبس سے متعلق کتابیں اور نوٹ بک بھی دستیاب ہیں۔
- مکمل سکول یونیفارم بھی کینٹین پر دستیاب ہے جوکہ کینٹین ہی سے لینا ضروری ہے۔

## سکول یونیفارم

کسی بھی شخصیت پر اس کے لباس کا گہرا اثر ہوتا ہے چونکہ شلوار قمیص ہمارا قومی لباس ہے اور ہماری تہذیب سے ہم آہنگ ہونے کے ساتھ ساتھ لباس کے شرعی اصولوں سے بھی قریب ترین ہے اور صلحاء کا پسندیدہ لباس ہے لٰہذا اسی کو سکول یونیفارم مقرر کیا گیا ہے۔

سکول یونیفارم ادارے کی طرف سے مناسب قیمت کے عوض فراہم کیا جاتا ہے۔سکول یونیفارم باہر سے خریدنے یا خود بنوانے کی ہرگز اجازت نہیں تاکہ یونیفارم کے رنگ اور ڈیزائن میں یکسانیت رہے اور ڈسپلن خراب نہ ہو۔

## طلبہ کا یونیفارم

### موسمِ گرما

- ہلکے آسمانی رنگ کی شلوار قمیض سکول کے مونوگرام کے ساتھ
- سفید رنگ کی جالی دار ٹوپی
- سیاہ رنگ کی جرابیں اور سکول شوز

### موسمِ سرما

- نیوی بلیو سویٹر اور کوٹ (مونوگرام کے ساتھ)
- سیاہ رنگ کی ہائی نیک بنیان اور پاجامہ
- نیوی بلیو اونی ٹوپی

## طالبات کا یونیفارم

### موسمِ گرما

- ہلکے نیلے رنگ کی چیک قمیض اور سفید شلوار (سکول مونوگرام کے ساتھ)
- سفید رنگ کا سکارف
- سیاہ رنگ کی جرابیں اور سکول شوز

### موسمِ سرما

- نیوی بلیو سویٹر اور کوٹ (سکول مونوگرام کے ساتھ)
- سیاہ رنگ کی ہائی نیک اور پاجامہ

# ہدایات برائے والدین و طلبہ

یاد رہے کہ اسلام نے جہاں دیگر حقوق کا ذکر کیا ہے وہاں بچوں کے حقوق کو بہت اہمیت دی ہے کیونکہ ایک تربیت یافتہ بچہ ہی باکردار مسلمان، فرمانبردار بیٹا، معاشرے کا ایک مفید فرد اور محبِّ وطن شہری بن سکتا ہے جو کہ نہ صرف اس فانی دنیا میں باعث کامیابی و کامرانی ہوگا بلکہ آخرت کی حقیقی اور دائمی زندگی میں والدین کیلئے صدقۂ جاریہ، ذخیرۂ آخرت اور بلند درجات کا سبب بن سکتا ہے۔

**ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: کل مولود یولد علی الفطرة فابواه یهودانه اوینصرانه اویمجسانه**

ہر بچہ دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے اس کے والدین اسے یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ بچوں کی تربیت میں والدین کا کردار انتہائی اہم ہے کیونکہ اچھی تربیت کے ساتھ اچھے استاد اور درسگاہ کا میسر آجانا والدین کے انتخاب پر منحصر ہے۔

مذکورہ بالا روایات سے اندازہ ہوتا ہے کہ بچے کے بننے اور بگڑنے میں والدین کی تربیت اور اپنے بچے کی تعلیم کے بارے میں لیے گئے فیصلوں کی کتنی اہمیت ہے اور اللہ رب العزت نے ہمیں والدین کا منصب عطا کر کے بھاری ذمہ داری سونپی ہے۔ مگر افسوس کہ آج والدین اس فریضہ سے غفلت برت رہے ہیں۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ والدین بچے کو ادارے کے حوالے کر کے بے فکر ہو جاتے ہیں اور تمام تر ذمہ داری ادارے پر ڈال دیتے ہیں۔ حالانکہ جب تک ادارہ، والدین اور طالبعلم مل کر محنت نہیں کریں گے بچے کی تعلیم و تربیت میں نکھار پیدا نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا والدین درج ذیل گزارشات کو بغور مطالعہ کر کے عمل میں لانے کی کوشش فرمائیں:

# ہدایات برائے والدین

## 1 والدین اور اساتذہ کی ملاقات (پی ٹی ایم)

والدین کا سکول آتے رہنا اور بچے کے بارے میں آگاہی حاصل کرنا انتہائی مفید ثابت ہوتا ہے۔ البتہ انتظامیہ کی طرف سے بلائے جانے کی صورت میں سکول آنا لازم ہوگا۔ عام طور پر ماہانہ ٹیسٹ اور امتحانات کے بعد والدین کو بلایا جاتا ہے تاکہ بچے کی کارکردگی کو دیکھا جاسکے تجربہ سے ثابت ہے کہ دونوں کے درمیان مسلسل تبادلۂ خیالات نے ہمیشہ بچے کی کارکردگی پر مثبت اثرات مرتب کیے ہیں۔

اسی طرح بعض اوقات بچوں کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کیلئے ہم نصابی سرگرمیوں پر مشتمل مختلف پروگراموں کا انعقاد کیا جاتا ہے ان پروگرامز میں دعوت کی صورت میں بھی سکول آنا ضروری ہے تاکہ بچوں کی حوصلہ افزائی ہو سکے۔ اسی طرح بعض اوقات بچے کی پڑھائی میں کمزوری، کسی غیر مناسب روّیہ یا بلا وجہ چھٹی کی صورت میں بلانے پر بھی سکول آنا ضروری ہوگا۔

## 2 ڈائری چیکنگ اور ہوم ورک

ادارے کی طرف سے بچوں کو ہوم ورک ڈائری فراہم کی جاتی ہے جس میں بچوں کے گھر کے کام کے ساتھ ساتھ بوقت ضرورت ٹیچر کی طرف سے بچے اور والدین کیلئے ہدایات درج ہوتی ہیں اسی طرح جو بچے سکول کے ساتھ ساتھ حفظ القرآن کی سعادت حاصل کر رہے ہیں ان کیلئے شعبۂ حفظ کی علیحدہ سے ڈائری فراہم کی جاتی ہے ان تمام ڈائریز کو روزانہ کی بنیاد پر دیکھنا اور ان پر دستخط کرنا اور اس کے مطابق ہوم ورک مکمل کرانا یا ٹیسٹ کی تیاری کروانا والدین کی ذمہ داری ہے۔ نوٹ بکس کا مکمل نہ ہونا اور کاپیاں کتابیں مجلّد نہ ہونا والدین کی عدم دلچسپی تصور کی جائے گی۔

## 3 ادارہ جاتی پیغامات

اسی طرح ادارے سے مختلف قسم کے سرکلر، پیغامات، امتحانات کے سلیبس اور ڈیٹ شیٹ، دعوت نامے اور فیس سلپ وغیرہ بھیجے جاتے ہیں۔ ان تمام چیزوں کا بغور مطالعہ کرنا اور انہیں سنبھال کر رکھنا بھی والدین کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ اکثر ان چیزوں کے گم ہو جانے کی وجہ سے انتظامیہ کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

## 4 نظام الاوقات کی پابندی کرانا

دنیا کی تمام بڑی شخصیات کے عظیم بننے اور اپنی عظمت کو برقرار رکھنے میں نظام الاوقات کی پابندی کا بڑا عمل دخل رہا ہے لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ ادارے کی طرف سے دیے گئے یا آپ کے اپنے مرتب کردہ نظام الاوقات کی پابندی انتہائی ضروری ہے اور اس بات پر کڑی نظر رکھنے کی ضرورت ہے کہ آپ کا بچہ محلّہ میں بری صحبت، گھر سے غیر حاضری، ٹی وی، انٹرنیٹ، ویڈیو گیمز میں لگ کر اپنا قیمتی وقت برباد تو نہیں کر رہا۔ حدیث کا مفہوم ہے انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ لہٰذا غلط دوستوں اور ایسے رشتہ داروں کی صحبت سے بچے کی حفاظت ضروری ہے جو بچے کی غلط ذہن سازی کریں۔

## 5 والدین کی آراء و مشورے

والدین اپنی قیمتی آراء و مشوروں سے انتظامیہ خصوصاً پرنسپل صاحب کو مطلع کرتے رہیں۔ بچوں کی تعلیم و تربیت میں رہ جانے والی کمی کو یا انتظامیہ کی طرف سے کسی قسم کی شکایت کی صورت میں بروقت مطلع کریں تاکہ شکایت کا سد باب کیا جا سکے۔

## 5 والدین سے روابط کی صورتیں

والدین سے رابطے کیلئے سکول ڈائری کو بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ایس ایم ایس کے ذریعے بھی والدین سے رابطہ کیا جاتا ہے۔ تفصیلی بات کیلئے فون کالز بھی کی جاتی ہیں جس کیلئے آپ کا درست اور آن لائن فون نمبر انتظامیہ کے پاس ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح سکول کی ویب سائٹ پر آن لائن بچوں کی حاضری اور ان کی روزمرہ کی کارکردگی بھی دیکھ سکتے ہیں۔ نیز آن لائن موبائل ایپلیکیشن کے ذریعے والدین رجسٹرڈ ہو کر بچوں کی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

# ضوابط برائے طلباء و طالبات

## 1 نظم وضبط (ڈسپلن) کی پابندی

تمام طلبہ وطالبات کیلئے یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ وہ سکول انتظامیہ کی طرف سے وضع کردہ اصول وضوابط کی پابندی کریں۔

## 2 بروقت سکول آمدورفت

- وقت کی پابندی طلبہ کیلئے انتہائی ضروری ہے والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کے بروقت سکول پہنچنے کو یقینی بنائیں۔ عادتاً دیر سے آنے والے بچوں کو گھر واپس بھیج دیا جائے گا۔
- سکول کے اوقات کے دوران پرنسپل کی اجازت کے بغیر سکول کی عمارت سے باہر جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔
- سخت ہنگامی صورتحال کے بغیر سکول کے اوقات میں بچے کو لے جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔
- اسی طرح بچے کو والدین یا بڑے بھائی کے علاوہ کسی کے ساتھ نہیں بھیجا جائے گا۔

## 3 ضابطہ برائے یونیفارم

- کسی طالبعلم کو بغیر یونیفارم کے کلاس میں بیٹھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔
- یونیفارم کا بہترین حالت میں صاف ستھرا ہونا ضروری ہے۔ پرانا یا خراب حالت میں ہونے کی صورت میں تبدیل کرنا ضروری ہوگا۔ اسی طرح شوز کا پالش ہونا بھی ضروری ہے۔
- یونیفارم سکول کی کینٹین (Shop) سے لینا ضروری ہوگا تاکہ یونیفارم کے ڈیزائن اور رنگ میں یکسانیت رہے۔ باہر سے بنوائے گئے یونیفارم میں اکثر ڈیزائن، رنگ اور مونوگرام کے مسائل ہوتے ہیں جو قابل قبول نہیں۔
- سکول کے اوقات میں طالبعلم کا شناختی کارڈ پاس ہونا ضروری ہے۔

## 4 ضابطہ برائے سکول بیگ

- ہر طالبعلم کے پاس اپنا بیگ ہونا ضروری ہوگا، جس میں سلیبس کے مطابق مکمل کتب اور نوٹ بک کا ہونا ضروری ہے۔
- ہر طالبعلم کے لیے دیے گئے ہوم ورک اور اسائنمنٹس کو مکمل کرنا اور کتابوں اور نوٹ بک کو مجلّد رکھنا ضروری ہے۔

## 5 ضابطہ برائے غیر حاضری یا رخصت

- کوشش کی جائے کہ آپ کا بچہ بغیر کسی معقول وجہ کے غیر حاضر نہ ہو بصورت دیگر ادارہ بچے کی تعلیمی کمزوری کا ذمہ دار نہ ہوگا۔
- چھٹی کی صورت میں بذریعہ فون مع درخواست کے بروقت رخصت لینا ضروری ہوگا جس میں چھٹی کی معقول وجہ کے ساتھ والدین کے دستخط ضروری ہیں ورنہ بچہ غیر حاضر شمار کیا جائے گا۔
- دو دن سے زیادہ بیماری کی درخواست کے ساتھ طبی سرٹیفکیٹ کا ہونا ضروری ہے۔
- ایک ماہ کے دوران مسلسل چھ غیر حاضریوں کی صورت میں بچے کا نام سکول سے خارج کر دیا جائے گا اور پڑھائی جاری رکھنے کیلئے دوبارہ ایڈمشن لینا پڑے گا۔

## 6 ضابطہ برائے (بد اخلاقی یا غیر مناسب روّیہ)

- اساتذہ، انتظامیہ اور دیگر عملے کا احترام طلبہ پر لازم ہوگا۔ کسی بھی بد اخلاقی کی صورت میں ابتداً سخت تنبیہہ کی جائے گی اور باز نہ آنے کی صورت میں سکول سے خارج کر دیا جائے گا۔
- کسی قسم کی نشہ آور اشیاء رکھنے یا استعمال کرنے، اسی طرح کسی قسم کا اسلحہ یا تیز دھار آلہ رکھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔
- کسی قسم کی تنظیم، پارٹی وغیرہ سے تعلق رکھنے، ان کا لٹریچر رکھنے یا پڑھنے اور دیگر طلبہ کو اس کی ترغیب دینے کی اجازت نہیں ہوگی۔
- کسی بھی کلاس کے طالبعلم کو کسی بھی قسم کا موبائل فون رکھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

## 7 شرعی پردہ برائے طالبات

گرلز سیکشن میں شرعی پردے کا اہتمام کیا گیا ہے لہٰذا سکول کے اوقات کے دوران بوائز سیکشن میں سے کسی کو بھی گرلز سیکشن میں جانے کی اجازت نہیں اور اسی طرح گرلز سیکشن سے بھی کسی کو بوائز سیکشن میں آنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

# فیس کے ضوابط

فیس کے بارے میں عام طور پر والدین کو یہ غلط فہمی ہوتی ہے کہ ہم اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت پر جو اخراجات اٹھا رہے ہیں یہ دیگر مصارف مثلاً شادی بیاہ کی تقریبات، غیر ضروری لباس اور کھانے پینے وغیرہ میں ہونے والے اخراجات کی طرح استعمال ہو کر ختم یا ضائع ہو جاتے ہیں۔ اگر شرعی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو اولاد کی تعلیم وتربیت پر کیے جانے والے اخراجات بہترین صدقہ شمار کیے گئے ہیں جو کہ اللہ ربّ العزت کے ہاں جمع ہوتے رہتے ہیں اور انشاء اللہ آخرت میں کئی گنا بڑھ کر بہترین نعم البدل کی صورت میں ہمیں واپس کر دیے جائیں گے لہٰذا جس طرح بحیثیت مسلمان ہم دیگر کارِ خیر میں بشاشت کے ساتھ سعادت سمجھ کر خرچ کرتے ہیں اسی طرح اپنی اولاد کی تعلیم پر بھی بشاشت اور اللہ تعالیٰ سے بہترین نعم البدل کی امید کے ساتھ خرچ کرنا چاہیے۔ والدین سے گزارش ہے کہ وہ بروقت فیس ادا کرنے کو یقینی بنائیں اور درج ذیل قواعد کی پابندی کریں:

- والدین سے گزارش ہے کہ وہ فیس بروقت ادا کریں یعنی ہر مہینے کی دس تاریخ تک فیس جمع کروا دیں تاکہ انہیں بعد میں کسی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔
- نئے تعلیمی سال کے پہلے ماہ میں ماہانہ فیس کے ساتھ سالانہ فیس بھی جمع کروانی لازمی ہے۔
- ماہانہ فیس اور داخلہ فیس ایک بار جمع کروانے کے بعد نا قابلِ واپسی ہوگی۔
- اگر فیس بروقت ادا نہ کی گئی تو بچے کو کمرۂ جماعت میں بیٹھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔
- موسمِ سرما کی چھٹیوں کی فیس کے بارے میں اکاؤنٹ آفس کے بنائے گئے شیڈول کی پابندی ضروری ہوگی۔
- دسمبر تک تعلیمی سال مکمل کرنے والے بچوں کی جنوری اور فروری کی فیس بہرحال ادا کرنی ہوگی اگرچہ والدین بچوں کا سکول چھوڑنے کا سرٹیفکیٹ ہی کیوں نہ لے لیں۔

درج بالا باتوں سے اتفاق پر آپ کو ام القریٰ انٹرنیشنل سکول میں

**خوش آمدید**

# داخلے کی ترتیب و شرائط

- پہلے دفتر سے پراسپکٹس حاصل کیا جائے گا۔
- پراسپکٹس میں لگے فارم کو پُر کر کے جمع کروانا ہوگا اور انٹری ٹیسٹ کی تاریخ حاصل کی جائے گی۔
- انٹری ٹیسٹ کے مضامین: کلاس 1st سے 8th تک اردو، انگلش، ریاضی، جنرل سائنس
- 9th, 10th, 1st year & 2nd year کیلئے فزکس، کیمسٹری، بائیولوجی، ریاضی، انگلش
- انٹری ٹیسٹ میں کامیابی کے بعد بچے اور والدین کا انٹرویو ہوگا۔
- جن بچوں کو داخلے کے قابل سمجھا جائے گا ان کا نام نوٹس بورڈ پر چسپاں کر دیا جائے گا اور بذریعہ ایس ایم ایس اور فون آگاہ کر دیا جائے گا۔
- بینک میں داخلے کی فیس جمع کروانے کے بعد
  1. فیس سلپ
  2. فارم 'ب'
  3. والدین میں سے کسی ایک کے شناختی کارڈ کی تصدیق شدہ فوٹو کاپی
  4. بچے کی دو عدد پاسپورٹ سائز تصویریں
  5. سابقہ سکول چھوڑنے کا سرٹیفکیٹ (سوائے پریپ کلاس کے)
  6. گزشتہ تعلیمی سرٹیفکیٹ دفتر میں جمع کرانا ہوگا۔
- مقررہ مدت کے اندر تمام چیزیں جمع کرانے کی صورت میں داخلہ حتمی تصور کیا جائے گا تاخیر کی صورت میں داخلہ منسوخ کیا جا سکتا ہے۔
- سکول کو یہ حق حاصل ہے کہ غلط اطلاع فراہم کرنے یا داخلہ فارم میں غلط بیانی سے کام لینے پر متعلقہ طالبعلم کا داخلہ منسوخ کر سکے۔